مدینۃ المسیح

(۱) حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ ثانی کو کھانسی سے ہنوز افاقہ نہیں ہوا۔ حضور باوجود اس تکلیف کے تمام امور متعلقہ سرانجام دے رہے ہیں۔ البتہ درس قرآن مجید آواز صاف ہونے تک شروع نہیں ہو سکتا ۔

(۲) نواب محمد علی خان صاحب صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

(۳) دونوں مدرسوں میں پڑھائی شروع ہے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے بچے ان سکولوں میں پڑھنے کے لئے بھیجیں

(۴) پچھلے ہفتے منشی فرزند علی صاحب کے بیٹے بدرالدین کا نکاح فقیر محمد خان افغان کے ہاں ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

تازہ خبریں

(لنڈن ۲ جنوری) پیٹروگراڈ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہو کہ ساری کمپیشن میں خونریز لڑائی جاری ہے۔ ادھا ہن میں بھی لڑائی بدستور جاری ہے۔ اور ہم نے اولٹی کی سمت میں ترکی سپاہ کی جارحانہ کارروائی کو روک دیا ہے ۔

(لنڈن ۲ جنوری) پیرس کی شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع میں لکھا ہے کہ کوئی تازہ واقعہ قابل تحریر نہیں بجز اس کے کہ غنیم نے درمیلز کے مشرق اور چاننے کے شمال میں فرانسیسی خندقوں پر رات کو نہایت سختی سے گولہ باری جاری رکھی۔ اور دشت کا نسنو اٹے کے مغرب میں بھی حملہ کیا جو ناکام رہا ۔

(لنڈن ۲ جنوری) ملک معظم نے کمانڈر ہیولٹ کو اس مضمون کا تار دیا ہے کہ تمہاری سلامتی کی خبر سنکر مجھے مسرت و اطمینان حاصل ہوا۔ میں تمہاری دل سے مبارکباد دیتا ہوں ۔

(لنڈن ۲ جنوری) جرمن ہوا بازوں نے کل فرانس کے مختلف مقامات تک پرواز کی جنمیں نینسی بھی شامل ہے مگر انہیں پسپا کر دیا گیا ۔

(لنڈن ۲ جنوری) پریزیڈنٹ پوانکاری نے پیرس میں سفرائے دول کو شرف باریابی بخشا ۔

لنڈن ۳ جنوری۔ پاپائے روم نے قیصر ولیم کو تار دیا ہے اور ان کی مسیحی فیاضی کے جذبات سے اپیل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس تباہی خیز جنگ کا خاتمہ کیجئے۔ اور نئے سال کے آغاز میں شاہی فیاضی سے کام لیکر اس تجویز کو قبول فرمایئے کہ متخاصمین کے ایسے قیدی جو جنگی خدمت کے قابل نہ ہوں ایک دوسرے کو واپس دیدئیے جاویں۔ قیصر نے اس کے جواب میں پاپائے روم کو یقین دلایا ہے کہ اس تجویز کے ساتھ مجھے کامل ہمدردی ہے یہ بھی لکھا ہے کہ مسیحی فیاضی کے جذبات جو آپکی اس تجویز کے محرک ہوئے ہیں

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

جنگِ یورپ

(۲۰)

رُوس کی سرکاری اطلاع ۔ (لنڈن ۳- جنوری) پیٹروگراڈ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جرمنوں کی بھاری توپوں اور بم کے گولوں کے باوجود ہم دریائے بزورا اور دریائے راوکا پر انکے حملوں کو پسپا کر رہے ہیں۔ جرمنوں نے دلاسوزدوا اور کسلیس کے درمیان شدید جنگ کے بعد چند خندقوں پر قبضہ کر لیا مگر عقبی حملوں سے پسپا کر دیئے گئے۔ روسیوں نے درہ ازوک میں کئی سو قیدی اور ۹ کلدار توپیں گرفتار کیں۔ اور کئی موقعوں پر قبضہ کر لیا۔

بکووینا میں آسٹروی سپاہ کی پسپائی نے شکست کی صورت اختیار کر لی ہے۔ آسٹریا کی سرکاری اطلاع میں اس امر کا اعتراف کیا گیا ہے کہ روسیوں کی عظیم جمعیت نے درہ ازوک میں کسی قدر پیچھے ہٹ آنے پر مجبور کر دیا ۔

(لنڈن ۳- جنوری) جنگ کے متعلق جرمنی کی ذمہ داری کے بارے میں رُوسی گورنمنٹ آج تک جسقدر یادداشتیں شائع کر چکی ہے ان میں ایک اور سرکاری یادداشت کا اضافہ ہوا ہے۔ اسمیں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ اگرچہ اتحاد ثلاثہ کی سلطنتوں نے ٹرکی کو جنگ سے باز رکھنے کے لئے ازحد کوشش کی مگر آسٹریا اور جرمنی کی ریشہ دوانیوں کے سامنے انکی ایک پیش نہ گئی ۔

(لنڈن ۳- جنوری) واشنگٹن کا تار مظہر ہے کہ نئے سال کے آغاز کے پر پریزیڈنٹ ولسن کو تاجداران ممالک خارجہ کی طرف سے سلام و نیاز کے جو پیغام موصول ہوئے ہیں ان میں شاہ جارج کا پیغام بھی ہے جسمیں پریزیڈنٹ ولسن کی ذات اور ریاستہائے متحدہ کے متعلق ترقی اور خوشحالی کی خواہش اور توقع کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ریاستہائے متحدہ کے ساتھ ہمارے نہایت گہرے دوستانہ تعلقات قایم ہیں ۔

(لنڈن ۳- جنوری) واشنگٹن کا تار مظہر ہے کہ سینٹ نے قانون تارکان وطن کا مسودہ منظور کر لیا ہے جس کی رُو سے غیر ملکی باشندوں کے لئے خواندہ ہونے کی شرط لازمی قرار دیگئی ہے۔ پریزیڈنٹ ولسن نے اس شرط کی مخالفت کی اور اعلان کیا کہ میں اس شرط کو منظور نہیں کرونگا ۔

(لنڈن ۲- جنوری) رَوما کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ کپاس کی برآمد میں کسی قسم کی بندش عائد نہ کی جائے ۔

(لنڈن یکم جنوری) نصف شب - واشنگٹن کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ نے برطانیہ کو ایک طویل نوٹ بھیجکر اس امر پر اصرار کیا ہے کہ برطانوی بیڑا امریکہ کے تجارتی جہازوں کے ساتھ جس قسم کا سلوک کر رہا ہے اسکی بہت جلد اصلاح کیجاوے ۔

۳۱- دسمبر - امریکن سفیر متعینہ لنڈن نے امریکہ کے نوٹ کے بارے میں سر ایڈورڈ گرے سے ملاقات کی۔ محکمہ اخبارات کا بیان ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے نوٹ مذکور کو وصول کرنے میں کسی قسم کی تاخیر یا بے ضابطہ اور خلاف تہذیب کارروائی عمل میں نہیں آئی۔ اور اس کا جواب حتی الامکان بہت جلد انہی دوستانہ لہجہ میں دیا جائیگا جسمیں کہ یہ نوٹ لکھا گیا ہے۔ نیویارک کے سربرآوردہ اخبارات کا لہجہ آج نہایت مصالحت آمیز ہے۔ نیویارک ٹائمز نہایت زور سے لکھتا ہے کہ یہ تمام مسئلہ ایسا مہمل اور مبہم ہے کہ اسپر کامل طور سے اور آزادی کے ساتھ بحث ہونی چاہیئے۔ بہرحال امریکہ کی طرف سے جو صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے وہ بالکل دوستانہ طرز عمل پر مبنی ہے ۔

لنڈن یکم جنوری - گورنر فلپائن نے بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ ہالینڈ کی ایک جہاز ران کمپنی نیویارک سے منیلا اور مشرق کے دیگر مقبوضات تک نہر پانامہ کی راہ سے جہازوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری کرنیوالی ہے ۔

برہما کا جدید لفٹنٹ گورنر - ملک معظم کی منظوری سے سر ہاروے ایڈمسن کے بعد سر ہار کورٹ بٹلر برہما کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہونگے ۔

لنڈن یکم جنوری - ذیل کا تار مظہر ہے کہ غرق شدہ جہاز ٹائیجان پھر ترا لیا گیا ہے ۔

لنڈن ۲- جنوری - فرانس اور بلجیم کی رزمگاہ سے ذیل کے نقصانات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کپتان ہرڈوِیش رجمنٹ میدان جنگ میں کام آئے۔ اور کپتان جے او ایچ سوڈ رایل انجنیرز زخموں سے ہلاک ہوئے ۔

(لنڈن ۲- جنوری) پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ غنیم نے جنگی محاذ کے مختلف موقعوں پر کثرت سے حملے کئے ۔ مگر سب پسپا کئے گئے۔ دریائے لِس کے شمال میں اور بالخصوص ان ٹیلوں پر جو نیوپورٹ اور زِدن بیک کے درمیان ہیں۔ توپخانہ کی نہایت شدید لڑائی ہوئی غنیم نے سینٹ جارج پر حملے کرنے ترک کر دیئے۔ جن موقعوں کو ہمنے فتح کیا تھا۔ انپر برابر قابض ہیں۔ ایرس البرٹ اور رائیکے علاقوں میں توپخانہ کی لڑائیاں ہوتی ہیں۔ جرمنوں نے جو تیرہ ایری کورٹ کے درمیان ہمارے دو میگزینوں کو اڑا دیا جس کے جواب میں ہم نے مقامات پار دلیرز اور لا بائسل میں انکی خندقوں کو تباہ کر دیا۔ اور مقام فرائی کورٹ میں انکی توپوں کو خاموش کرا دیا دریائے این پر ہمارے توپخانہ کو اچھی کامیابی حاصل ہوئی اور ہمنے غنیم کی باٹریوں کو خاموش کرا دیا۔ اور ان کی جمعیتوں کو منتشر کر دیا۔ نوؤران کی سطح مرتفع پر ہم ان گڑھوں میں گھس گئے جو سرنگوں کے پھٹنے سے پیدا ہوئے تھے۔ لعد جرمن ہمیں وہاں سے پسپا نہ کر سکے غنیم نے ریمز کے علاقہ میں شدید گولہ باری کی۔ پرتھی کے ضلع میں ہمنے ایک جنگل پر بھی قبضہ کر لیا مگر جرمنوں نے کوئی جوابی حملہ نہ کیا دشت لاگروری میں ہمنے خندقین کھونے کی کوشش کی مگر بے سُود ہمنے کھوئے ہوئے میدان کے ایک حصہ پر پھر قبضہ کر لیا اور دیگر موقعوں پر بھی مضبوطی سے قایم ہیں دو دور کے مفتوحہ مورچے بھی ہمارے قبضہ میں ہیں۔ اور دشت پریٹر میں ترقی کر رہے ہیں بیڈن وائیرز کے شمال مشرق میں دشمن نے تین کیلومیٹر کے محاذ میں ہمپر حملہ کیا مگر ہمنے اُسے پسپا کر دیا۔ اور دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔ سٹین باک میں بھی غنیم کو شدید نقصان اُٹھانا پڑا جہاں ہم نے مکانات کی تین اور قطاروں پر قبضہ کر لیا ۔

پیرس ۲- جنوری - شب گذشتہ کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ حالت رزمگاہ کے متعلق کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی - محکمہ اخبارات کے چشمدید گواہ کا بیان ہے کہ ۲۸ دسمبر کے باد و باراں کے طوفان کے بعد نہایت تند آندھی چلی - اور رزمگاہ میں کوئی قابل ذکر واقعہ پیش نہ آیا - زمین ہموار تھی - اور موسم خراب تھا - فرانسیسی سپاہ نے ایک مقام پر ترقی کی اور سینٹ جارجز پر قبضہ کر لیا جسمیں غنیم کو شدید نقصان برداشت کرنا پڑا - ۲۸ دسمبر کو ہمارے میمنہ نے رفتہ رفتہ ترقی کی - اور جس زمین پر دشمن گذشتہ ہفتہ میں قابض تھا - اس کے بہت سے حصہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا - ۳۰ دسمبر کو بھی ہمارے میمنہ کی ترقی بھاری رہی - اور خندقوں کے بہت سے محاذ پر کسی قسم کی قابل ذکر جنگ وقوع میں آئی - جب کبھی ہماری سپاہی لڑنے سے فراغت پاتے تھے تو نئے مورچے اور استحکامات تیار کرنے میں مصروف ہو جاتے تھے ۔

سرکاری تار کا خلاصہ ۔ (دہلی ۲- جنوری) ٹائمز کا نامہ نگار وارسا سے لکھتا ہے کہ جرمنوں نے سردست حملے کرنا چھوڑ دیا ہے وہ غالباً ازسرِ نو حملہ کرنے کے لئے چند دن آرام کرنے اور ستانے کے علاوہ گولہ بارود کے ذخائر کو پُر کر رہے ہیں یہ بھی عام قیاس ہے کہ جرمن اب پرانے نقشہ کے مطابق پیشقدمی نہیں کرینگے کیونکہ اس میں عموماً ہر جگہ انکی پیشقدمی آخر رُک گئی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - مورخہ ۷ - جنوری ۱۹۱۵ء

موجودہ زمانہ کا نذیر

اور

نبوت رحمت ہے یا زحمت؟

نمبر ۳

جہاں خدا اور اس کے پیارے رسولؐ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ امت محمدیہ بنی اسرائیل کے قدم بقدم چلکر ہلاکت کے قریب آجائیگی اور آخر کو ایک عام ہلاکت اور عذاب کا بازار گرم ہوگا - وہاں اس نے قرآن کریم میں صاف لفظوں میں یہ بھی پیشگوئی فرمادی تھی - کہ یہ ہلاکت نتیجہ ہوگی - گروہ گروہ میں تقسیم ہوجانیکا - اور نہ صرف تقسیم ہوجانیکا اور آپس کی نااتفاقیوں کا بلکہ قرآن عظیم کی تعلیم سے غفلت اور اس کی تعلیمات کو ٹکڑے ٹکڑے کردینے اور اس کی بعض باتوں کے ماننے اور بعض کے نہ ماننے اور بعض پر عمل کرنے اور بعض پر عمل نہ کرنے کا - اور یہ بھی وہیں پر فرمادیا - کہ ایسی حالت جب ہوجائیگی - تو قبل کامل ہلاکت اور عذاب شدید کے ایک نذیر بھی آجائیگا - جو آنحضرت صلعم کے فرض نذارت کو ادا کریگا چنانچہ وہ پیشگوئی یہ ہے ؛

وقل انی انا النذیر المبین ۝ کما انزلنا علی المقتسمین ۝ الذین جعلوا القرآن عضین ۝ (سورۃ الحجر رکوع ۶ -)

(یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ظاہر کردے - کہ میں ایک کھول کھولکر خدا کے عذاب (چاہے وہ دنیوی ہو یا اخروی) سے ڈرانیوالا ہوں - (ہاں) اسیطرح ایک ڈرانیوالا نذیر ہم ان گروہ در گروہ ہوجانیوالوں پر بھی بھیجیں گے - جو قرآن عظیم کو بوٹیاں بوٹیاں کریں گے - (یعنی اس کی ساری تعلیمات پر قائم نہیں رہیں گے)

ایسا ہونا ضرور تھا - کہ مسلمان یہودیوں کی طرح گروہ در گروہ ہوجاتے اور آخر کار قرآن کریم کی تعلیم پر قائم نہ رہتے جیسا کہ یہود تورات کی تعلیم پر قائم نہیں رہے تھے - اور جب وہی حالت ہوجاتی - تو یہ بھی لازمی تھا - کہ یہاں بھی ہلاکت اور عذاب کا منظر پیش آجاتا - جس کی خبر اوپر کی پیشگوئی میں کھلے الفاظ میں دیگئی ہے - مگر ساتھ ہی قبل کامل ہلاکت اور عام عذاب کے ایک نذیر کا بھی آجانا محض ضروری تھا کہ اس کی خبر بھی اس آیت میں صاف صاف دیدی گئی تھی - اور بتادیا گیا تھا - کہ وہ کس وقت اور کیسے حالات میں آئیگا - چنانچہ اسی نذیر کو خود بھی الہام ہوتا ہے ؛ کہ

" دنیا میں ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا - لیکن خدا اُسے قبول کریگا - اور زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کردیگا " (براہین احمدیہ)

اللہ اللہ دنیا میں نذیر آیا بھی - اور لوگوں نے اس کا انکار بھی کیا - اور آسمان کے زور آور حملے بھی ہو رہے ہیں - لیکن پھر بھی اکثر آنکھوں پر پردے ہی پڑے ہوئے ہیں -

اس امر کی شہادت بھی ضرور ملتی ہے - کہ بعض معمولی اصلاح کے لئے بھی ایسا مصلح بھیجدیا جاتا ہے - جو مامور من اللہ ہوتا ہے - مگر چونکہ خرابی عام نہیں ہوتی - اس لئے اس کا انکار بھی عام نہیں ہوتا - اور نہ اسکا دائرہ تبلیغ ہی عام ہوتا ہے - اس لئے جو مامور من اللہ کے انکار کا خمیازہ ہے - اس سے اس وقت کے لوگ عموماً بچ جاتے ہیں - اور وہ اصلاح کرکے چلاجاتا ہے - جیسا کہ حضرت الیاس اور حضرت زکریا علیہم السلام وغیرہ انبیاء کی حالت تھی - اور یہ گویا ویسی بارشیں ہوتی ہیں - جو برسات کی بارشوں کے علاوہ اور موسموں میں بھی خدا کی مصلحتوں سے چھوٹی چھوٹی بارشیں ہوتی رہتی ہیں اور ضروریات جسمانی کو رفع کرتی رہتی ہیں - مگر بڑی خرابی اور عام خشکی کے وقت ایک سخت بارش ہوتی ہے - تو اس وقت جہاں ایک عظیم انقلاب اصلاح کے رنگ میں ہوتا ہے - وہاں جیسے تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے - ویسے ویسے لوگوں کے انکار کا سلسلہ بھی وسعت پکڑتا ہے - اور لازماً اسکا خمیازہ بھی لوگوں کو بھگتنا پڑتا ہے - یہی حالت مسیح موعودؑ کے وقت بھی ہوتی تھی - جس کی تصدیق خدا کے قول اور خدا کے فعل دونوں سے ہوتی ہے - اور خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے - جو پہلے بھی تھی - اور اب بھی ہے اور یہ کہنا کہ ایسا کیوں ہوا - بلکہ جیسا ہم مناسب سمجھتے ہیں ویسا ہونا چاہئے تھا - نادانوں کا کام ہے ؛

ایسے نادان تو خدا کے ہر ایک فعل پر اعتراض کرسکتے ہیں مثلاً کہہ سکتے ہیں - کہ انسان کو بجائے سامنے کی دو آنکھوں کے پیچھے بھی دو آنکھیں ہوتیں - کہ ایک ہی وقت میں انسان آگے کی ٹھوکر اور پیچھے کے اچانک حملے وغیرہ سے محفوظ رہ سکتا -

وقس علیٰ ھٰذا - ویسے نادان تو قدرت کے اس عام قانون پر بھی اعتراض کریں گے - کہ جو اعلیٰ پر ادنیٰ کو قربان کرنے اور "سروائیول آف دی فٹسٹ" کے عمل در آمد کا قدرت کے ہر ایک منظر میں ظہور ہو رہا ہے - وہ کہیگا - کہ یہ کتنا بڑا ظلم ہے - کہ انسان کی ایک تھوڑی تعداد کے لئے کثیر التعداد وہ جانیں جو پانی اور ہوا میں موجود ہیں - ضائع کی جاتی ہیں - اور بعض جانوروں کو گوشت خور بناکر ہزاروں جانوروں کی جانیں روز لیجاتی ہیں فطرت نے کیوں ایسی حالتیں پیدا کیں - کہ جو انسان اور دوسرے اعلیٰ مخلوقات کے لئے ادنیٰ مخلوقات قربان کئے جاتے ہیں - یا تو ایسی حالت ہی نہ بناتا - یا ان اعلیٰ مخلوقات ہی کو پیدا نہ کرتا - اگر ایسے اعتراضات کے پیش کرنے کا حق نہیں - اور یقینی نہیں - تو کسی کو اس اعتراض کے پیش کرنے کا بھی حق نہیں ہے - کہ نبیوں کو پاکر کے ایک تھوڑی سی جماعت کے لئے (جو روحانیت کے لحاظ سے اعلیٰ مخلوقات ہوجاتی ہے) بقیہ سارے لوگوں کی ہلاکت و تباہی کی کوئی ہستی کیوں نہیں سمجھی جاتی ؛ اور یاد رہے - کہ یہ اعتراض اور بھی بے وقعت ہوجاتا ہے - جب یہ خیال کیا جائے جبکہ وہ لوگ نبیوں کا زمانہ پلنے پر بھی اپنی اصلاح نہ کرسکے - تو پھر اس سے بڑھ کر اور کیا علاج ہو سکتا ہے - کہ ان کو دوزخ کے آتشین اصلاح خانہ میں بھیجکر اصلاح کی جائے - اور ان کو اس قابل بنایا جائے - کہ وہ فضائے جنت کی ہوا کھانے کے لائق ہوں - یہ معلوم ہونا چاہئے - کہ قرآن کریم اور احادیث نبوی کی حقیقی تعلیم یہی ہے - کہ دوزخ کو ہمیشگی نہیں - اور وہ حقیقی معنی میں سزاخانہ ہے - کہ ہر ایک سزا کی اصلی غرض اصلاح ہوتی چاہئے - نہ کہ کچھ اور ؛

ہاں ایسے نادان تو یہ بھی اعتراض کرسکتے ہیں - کہ محمد صلعم کے مبعوث ہونے سے بجائے فائدہ کے نقصان زیادہ ہوا کیونکہ اگرچہ عام خرابی پھیلی ہوئی تھی - مگر جہاں آنحضرت صلعم نے آکر کچھ لوگوں کو نجات یافتہ بنادیا - وہاں سارے عالم کی عام خرابیوں میں ایک بڑی خرابی بلکہ بہت بڑی خرابی زیادہ کردی - کہ افضل الرسل کے کفر کا گناہ ان کی گردنوں پر بار کردیا - اور اگرچہ رفتہ رفتہ آپکی اصلاح کا دائرہ آپکے متبعین کے ذریعہ وسیع ہوتا گیا - مگر ساتھ ہی آپ کی نبوت کی تبلیغ

کا دائرہ بھی وسعت پکڑتا گیا۔ اور جہاں اصلاح کا دائرہ وسیع ہُوا۔ وہاں لوگوں پر اتمام حجت ہو کر کفرِ رسول اور وہ بھی افضل الرسل کے کفر جیسے بھاری گناہ کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اصلاح کی آخری وسعت کے وقت جب سارے عالم پر اتمام حجت بھی ہو چکی۔ تو اُسوقت بھی اصلاح کے دائرے کو کفر کے دائرہ سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ اور تعداد میں منکرین مومنین سے کہیں زیادہ ہیں ؛

یہ یاد رہے۔ کہ ایسا رسول کہ جس کی نبوت کی تبلیغ کا دائرہ وسیع ہی ہوتا چلا جائے۔ اور جہاں تبلیغ نبوت کے دائرہ کی وسعت اصلاح میں وسعت پیدا کرے۔ وہاں انکار میں بھی وسعت پیدا ہو۔ ایسے ہی وقتوں میں آتا ہے۔ جبکہ خرابی عام ہوتی ہے۔ اور ایک سخت روحانی بارش کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھو غور کرو! مسلمانوں میں کونسی خرابی نہیں آئی۔ جو مسیح علیہ السلام کے وقت یہودیوں میں تھی ؟ کچھ لوگ اس وقت بھی شریعت موسوی پر ظاہرہ عمل کرنے والے ضرور تھے۔ اور نمازیں بھی پڑھتے اور بڑے بڑے مجاہدات بھی کرتے تھے۔ ہاں ان میں علم و تقویٰ کی ڈینگیں مارنے والے بڑے بڑے علماء و صوفیاء فقیہی و فریسی بھی ضرور تھے۔ جو علماء اُمتی کا نبیاء بنی اسرائیل کا اپنے کو مصداق سمجھنے کے مقابل اپنے کو موسیٰ کی گدی پر بیٹھنے والا ظاہر کرتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ کے علم میں ان کی وہ ساری تقویٰ و طہارت کی ظاہری باتیں اور علم و فضل کی لافیں قابل قبول نہ رہی تھیں۔ اور ان کی نیکیوں میں بھی برائیاں پوشیدہ تھیں۔ وہی حالت یہاں بھی ہے۔ اور ضرور ہے ۔ ورنہ ناممکن تھا کہ یہ زوال قومی جو نظر آرہا ہے۔ نظر آتا۔ اور مسلمانوں کو یہ روز بد دیکھنا پڑتا۔ اور اگر کچھ افراد اس وقت بھی اور اسوقت بھی حقیقت میں متقی ہوں تو ہوں۔ مگر عام خرابی کا انکار نہیں ہو سکتا۔ اور کچھ لوگوں کے خیال سے اصلاح کے کام کو خدا محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ اول تو جو لوگ خدا کے علم میں حقیقتاً متقی اور صالح ہوں گے۔ وہ اور لوگوں کے ساتھ خدا کے قائم کردہ گروہ میں داخل ہو جائیں گے۔ دوم لو فرضنا کہ کوئی فرد ان میں اتمام حجت ہو جانے پر بھی باہر ہی رہ گیا۔ تو خدا کا رحم اور خدا کی بخشش اس عالم میں نہیں تو اس عالم میں ضرور اُسکا ساتھ دیگی۔ کوئی حسن حکم کیونکر لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایسا نہ ہوگا۔ خدا رحم اور بخشش کرنے میں مجبور نہیں۔ یہاں تو عام قانون سے بحث ہے۔ نہ کہ مستثنیات سے ؛

پس اب میری یہی دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان صداقتوں کے سمجھنے کی لوگوں کو توفیق عطا فرماوے اور لوگوں کے دلوں کو اس عظیم الشان نذیر و بشیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کے لئے کھولدے۔ آمین یا رب العالمین۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؛

کثرت ازدواج

اور

آریہ سماج

اسلام وہ کامل اور مکمل مذہب ہے جسکا ہر ایک اصول اور قاعدہ اپنے اندر لاانتہا حکمتیں اور مصلحتیں رکھتا ہے۔ اور جس کسی بات کا اسلام نے فیصلہ کر دیا ہے۔ وہی عین فطرت اور عقل کے مطابق ہے۔ لیکن افسوس کہ دیگر مذاہب والوں کو گلشن اسلام کا ہر ایک پھول بھی کانٹا ہی نظر آتا ہے۔ اسلام نے جس مصلحت اور ضرورت کے لئے چار تک بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ وہ آج کل کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی متعصب لوگ اس پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اسلام کے اس مسئلہ پر اعتراض کرنیوالے اول عیسائی ہیں۔ جنہیں اب خوب تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ اسلام نے جو کچھ کیا ہے۔ وہی درست ہے۔ ان سے دوسرے درجہ پر آریہ سماجی ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنا (بہ نسبت نیوگ کے بھی) بہت بڑا جرم ہے۔ اور اس سے پتنی برت دہرم ٹوٹ جاتا ہے۔ یعنی آریہ سماجیوں کے نزدیک ایک سے زیادہ شادیاں کرنا حرامکاری ہے۔ اور جو ایسا کرتا ہے اس کی اولاد بھی جائز اولاد کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔ ہمعصر لائل گزٹ نے واقعات کی رو سے آریوں کے ان عقائد کی بہت عمدہ تردید کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ ویدوں کے پیرؤوں میں ہمیشہ کثرت ازدواج کا رواج تھا۔ اور نہ صرف عوام ہی ایک سے زیادہ شادیاں کرتے تھے۔ بلکہ بڑے بڑے ویدک رشیوں مہارشیوں ریفارمروں۔ پنڈتوں۔ مہاپرشوں اور راجوں مہاراجوں نے ایک سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں کیں۔ تا وہ ایسے باپوں کی اولاد تھے جن کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے والوں کے نام لائل گزٹ سے ذیل میں درج کئے دیتے ہیں ؛

(۱) کشپ رشی جو نہایت ابتدائی زمانہ میں گذرے ہیں۔ ایک مشہور رشی تھے۔ دو بیویوں کے خاوند تھے انکی ایک بیوی کا نام دیتی اور دوسری کا نام ادیتی تھا ؛

(۲) راجہ دشرتھ کی تین رانیاں تھیں۔ کوشلیا۔ کیکئی۔ اور سومترا۔ ان تینوں رانیوں سے چار لڑکے شری رام چندر مہاراج بھرت جی۔ لکشمن جی۔ اور سترگن جی پیدا ہوئے ؛

(۳) وسیجے ایک بڑے برگزیدہ رشی ہو گذرے ہیں۔ ان کی ایک دو نہیں۔ بلکہ ایک سو بیویاں تھیں۔ ان کی ایک بیوی کے بطن سے کروتن رشی پیدا ہوئے ؛

(۴) مہرشی یاگولکیہ کی جسکا درجہ ویدک دہرمی رشیوں میں بہت اونچا ہے۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ گارگی اور ستری۔ ان دونوں عورتوں کے علم و فضل کی ہندو اور آریہ قوم از حد مداح ہے ؛

(۵) شری کرشن مہاراج کے والد واسیدیو نے سات عورتوں سے ایک ہی وقت میں شادی کی۔ سب سے چھوٹی بیتی دیوکی کے بطن سے کرشن جی پیدا ہوئے ؛

(۶) شری کرشن جی نے خود متعدد عورتوں سے شادی کی۔ سناتنی تو ان کی ہزاروں بیویاں بتاتے ہیں۔ لیکن آریہ سماجی بھی ان کی ایک سے زیادہ بیویوں کے ہونے کو امرِ واقعہ سے انکار نہیں کر سکتے ؛

(۷) راجہ پانڈو کی دو عورتیں تھیں۔ کوروں کے باپ دہرت راشٹر کی ایک سے زیادہ عورتیں تھیں۔ ارجن کی دروپدی کے علاوہ تین اور عورتیں تھیں ؛

(۸) مہاتما بدھ کے پتا راجہ سدہودھن کی دو رانیاں تھیں۔ اور وہ دونوں سگی بہنیں تھیں ؛

یہ تو مشتے نمونہ از خروارے چند ویدک دیوتاؤں رشیوں اوتاروں اور مہاپرشوں کے حوالجات دیئے گئے ہیں۔ ورنہ ہزاروں ویسے ہی اور حوالجات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا حوالوں سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ ہر زمانہ میں پیروان وید کے ہر ایک طبقہ میں بلحاظ رتبہ و مرتبہ کثرت ازدواج کا دستور جاری تھا اور وہ اس رواج کو ویدوں کی رو سے ہی دہرم مانتے آئے ہیں آجکل بھی ویدوں کے ہزاروں پیرؤوں کے گھر میں ایک سے زیادہ بیویاں موجود ہیں۔ ان کی اولاد جائز سمجھی جاتی ہے۔ لیکن نیوگ کو عام طور پر اس زمانہ میں بھی جبکہ اس کے بہادر سویدریا نندی بکثرت موجود ہیں۔ عام طور پر حرامکاری میں ہی داخل سمجھا جاتا ہے۔ اور دیانند خود بھی اس زمانہ میں اس کی ایک بھی نظیر پیش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احباب جلسہ کی خدمت میں ایک مختصر عرض اور نظم

بتادیں دوستوں کو کچھ بتادیں
سُنانے کی جو باتیں ہیں سُنادیں
وہ مانیں یا نہ مانیں ہم کہیں گے
خلاف آپس کا سب مِل کر مِٹادیں

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - یہ مجمع جس پاک انسان کے وجود سے قائم ہوا ہے۔ وہ اُمّت محمدیّہ کا ایک خاص فرد ہے اور اولین و آخرین میں اپنے مقام کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ وحی الٰہی نے اس کو سرفراز کیا۔ فخر الاولین والآخرین رسول رب العالمین رئیس المطہرین سید ولد آدم مخبر صادق حضرت محمّد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نبی اللہ فرمایا ہے اور اس کی مبعوثیت کو فتنۂ دجال کے مٹانے کے لئے نبیوں کے رنگ میں ظاہر کیا ہے۔ جو کہ ازل سے مسیح موعود ہے۔ وہ جو کہ قمر الانبیاء ہے۔ وہ جس کے ذاکر و ثنا خواں اُمّت کے اولیاء غوث و اقطاب ہیں۔ وہ جس پر اتفاق ہے کہ قیامت کی علامت کبریٰ ہے۔ وہ جو کہ حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا صدیوں سے مصداق ہو کر زیرِ انتظار رہا ہے وہ جس کے لئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا سلام اُمّت میں ودیعت کیا۔ اور آپ کی اس امانت کو کیا اُمّت ہر زمانہ میں بڑے ادب و عزت سے ذکر کرتے اور سپرد کرتے چلے آئے ہیں وہ جو کہ اس زمانہ میں ایمان کو ثریا سے اُتارنے والا اور طالبوں میں تقسیم کرنے والا اور دنیا کو اپنی براہین سے زیرِ حجت لانے والا ہے۔ وہ جس سے انکار کرنیوالا ایمان کی دولت کو ضائع کرنیوالا اور الٰہی سزا کے نیچے آنے والا ہے۔ وہ جس کی رضا رضاء الٰہی کا باعث ہے۔ اور وہ جو کہ محبت ایمان کی آخری معیار ہے وہ جس نے دنیا کو دُکھوں میں مُبتلا پاکر اس کی نجات کی فکر کی۔ اور دردمند دل لے کر کھڑا ہو گیا۔ اور ظلمت میں چلنے والوں کا ہاتھ پکڑ کر نور میں لانے کی کوشش کی۔

وہ خدا کا برگزیدہ انسان وہ دنیا میں ایک نذیر جس کو دُنیا نے قبول نہ کیا۔ مگر خدا نے اس کو قبول کیا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی صداقت کو ظاہر کیا۔ وہ جس کی صداقت کے لئے شمس و قمر نے آسمانی نشان ماہ رمضان میں دکھلائے اور دُنیا کی تاریکی پر گواہ ٹھہرے۔ وہ قادیان کی زمین کو ارضِ حرم بنانے والا۔ وہ اپنے زبردست کلاموں سے الٰہی ہیبت اور جلال کے نشان قایم کرنے والا۔ وہ جس کی سیف براہین نے مشرق و مغرب کو متحیر کیا۔ صداقت اسلام کے انوار اطراف عالم میں پھیلائے۔ وہ جس کو خدا نے قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ قرار دیا ؞

مبارک ہیں جنہوں نے اس کا زمانہ پاکر اس کو شناخت کر لیا اور اس کی تعلیم کا جُوا اپنی گردن پر رکھا وہی ہیں جو خدا کی رضا کے جویاں ہوئے۔ اور اس کی بیعت میں داخل ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کیا ؞

مُبارک ہو تم اے اہل جلسہ جو اس کے پاک حرم میں جمع ہوئے ہو۔ کیونکہ تم ہی یاتون من کل فج عمیق کے مصداق ہو۔ تم اس حریم قدس کے روشن چراغ کی روشنی میں ہو ؞

تمہارا یہاں آنا مسیح موعود اور اس کے قابل احترام خاندان کی مسرت بے پایاں کا باعث ہے۔ تم اپنے پیارے مہدی کی بشارتوں کے اہل ہو۔ اور اس کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے ہو وہ نشانات جو ارضِ حرم میں قایم ہوئے ہیں۔ تم ان کو دیکھتے ہو اور وہ تمہارے ترقی ایمان کا باعث ہو رہے ہیں مسیح موعود کو فرمایا گیا تھا - ستری نسلاً بعیداً تم دیکھتے ہو کہ اس کی نسلِ پاک اس بشارت کے نیچے کیسی ترقی پر ہے۔ خاندان نبوت کے پاک نفوس جن برکات کا موجب ہیں۔ ان کا نظارہ بشیر محمود کے وجود میں تم کو مشاہدہ ہو رہا ہے کہ وہ مخلوق جو ایسے ارض حرم میں مقدس باپ کے حضور میں زانوئے ادب نہ کرتی تھی۔ اب وقت ہے کہ آج اس کی پاک نسل کے سردار کے سامنے تم نے اپنے نیازمندی کے رنگ کو ظاہر کیا ہے ؞

افسوس ہے ان بدیہیات سے اغماض کرنے والے آج کن فکروں میں مُبتلا ہیں۔ وہ اس ارض حرم کے مقابل ایک دوسرے میدان میں کھڑے ہیں۔ آہ! کیسی غیر موزون آواز ہے جس کو کان تعجب سے سُنتے۔ اور جس پر ارض حرم میں داخل ہونیوالے دردمند دل سے افسوس کرتے ہیں۔ وہ جنہوں نے سالہا سال دار الاماں کی دیواروں کے سایہ میں زندگی بسر کی۔ اور ایک چھوڑ دوسرے اقرار ارض حرم کے مکانات کی چھتوں کے نیچے کئی تحریر و تقریر تالیف تصنیف میں اس عہد کی پابندی کا تذکرہ بارہا پُرجوش الفاظ میں کیا۔ وہ راگ جو اب لاہور کو مدینۃ المسیح قرار دے کر گایا جاتا ہے۔ انکو خوب معلوم ہے کہ مسیح موعود اور خلافت اولیٰ کے زمانہ میں یہ راگ الاپنا کیسا نا ممکن تھا اس وقت اس کا اشارۃً و کنایۃً بھی ظاہر کرنا ایسا بڑا کارے دارد کا معاملہ تھا۔ اور جو نتیجہ ہوتا ایک خطرناک گھاٹی پر اُتار نیوالا تھا۔ جس رنگ میں یہ پاک زمانے گذرے وہ ان کی آنکھوں سے دور نہیں ہوا۔ ہاں تجاہل عارفانہ اس کو فراموش کرا دے تو کرا دے۔ مگر ان کو خوب معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اول نے جن بنیادوں پر سلسلہ قایم کیا تھا۔ اس کے آثار ارض حرم میں ایسے مضبوطی سے قایم کئے گئے تھے کہ جس کی نسبت کسی کو واہمہ بھی نہیں گذر سکتا تھا کہ قادیان کو چھوڑ کر مدینۃ المسیح لاہور کو بنایا جاویگا۔ اور جدید سلسلہ وہاں قایم کیا جائے گا۔ اللہ اللہ بدیہیات کو چھوڑ کر ظنیات پر مدار رکھا جاتا ہے ؞

کوئی تقوی اللہ کو مد نظر رکھ کر سوچے کہ وہ قادیان جہاں مسیح مبعوث ہوا۔ اور جس میں اس کی مبعوثیت کے زندہ نشان موجود ہیں۔ اور جو انّا لرادک الی معاد کے الہام کا مورد ہے۔ اور مسیح کا آخری جلوہ گاہ بعد وصال قرار پایا ہے۔ صرف اس خیال سے کہ مسیح موعود لاہور میں فوت ہوئے ہیں۔ اس قابل ہے کہ ترک کر دیا جائے۔ اور کوشش کیجائے کہ وہ آثار جو اس کے معاد میں قایم ہیں اور اس کے ہاتھوں سے قائم ہوئے ہیں مٹ جائیں اور بے رونق کر دئے جائیں اور اس کی طرف آنے والوں کے دلوں میں شبہات ڈال کر ان کو روکا جائے۔ اور وہ کارروائیاں جو بڑے زور شور سے خدا تعالیٰ کے جدید فضل کے نیچے جاری ہو رہی ہیں۔ بند کر دی جائیں۔ اور ایک ایسی زمین میں جاری کی جائیں۔ جس کو مسیح اور اس کے خلیفہ اول کے آثار سے کوئی مناسبت نہیں۔ اور جس کا وہم و گمان بھی قرون اولیٰ میں نہ تھا۔ سلسلہ احمدیہ کی کارروائی ہر رنگ میں اپنے اصلی مرکز کے لحاظ سے جو شان رکھتی ہے۔ اور اس سلسلہ کے ماننے والوں پر جو اثر منجانب اللہ پیدا کر سکتی ہے وہ قادیان سے الگ ہو کر اور اس کو پس پشت ڈال کر پیدا نہیں کر سکتی۔ افسوس ہے کہ اس بدعت کا موجب وہی دانشمند ہوئے ہیں جنہوں نے اپنی طاقتوں کو قادیان میں مُفید پاکر تجربہ کر لیا ہوا تھا۔ اور کئی دفعہ اپنے جوشوں کے ظاہر کرنے میں وہ مزہ خود وہ چکھے تھے۔ اگر قرون اولیٰ میں اس تبدیلی مرکز کے خیال کی کوئی سند ان کے پاس ہے تو وہ پیش ہونی چاہیئے۔ ورنہ مسیح موعود اور اس کے جانشین خلیفہ اول کی عملی کارروائیاں اس علیحدگی اور لاہور کو مدینہ بنانے کے صریح خلاف ہیں۔ اور موجودہ خلافت خلیفہ ثانی کی ہی خلافت کا خلاف نہیں ہے،

بلکہ مسیح موعودؑ اور خلیفہ اولؓ کی خلافت کے رنگ کے بھی برخلاف ہو اگرچہ خلیفہ ثانی کی خلافت کا خلاف جہاں تک علم صحیح پیدا ہوا ہے جدید خلاف نہیں ہے۔ یہ سلسلہ جو ارض حرم میں موجود ہے وہی سلسلہ ہے جو حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اول کے رنگ کا مشاہدہ کراتا ہے۔ اور ارض حرم میں آنے والے مسیح موعود کے پاس آنیوالے اور اس کے مقاصد میں بلا شرکت غیرے حصہ لینے والے ہیں۔ جو چراغ اب روشن ہوا ہے۔ مسیح موعود کا چراغ ہے۔ اور یہ وہ چراغ ہے جو حضرت مسیح موعود کی بشارت کا مشارٌ الیہ ہے۔ اور جس کو مسیح موعود کی بشارات کی بناء پر خلیفہ اول نے اپنے ہاتھوں سے نصب کیا ہے مبارک ہیں وہ جو اس چراغ کی روشنی میں کام کرتے ہیں وہ خوشیاں منائیں کہ ان کے گھر وہ نہیں مسیح موعودؑ نے جو اجالا کیا تھا۔ دُور نہیں ہوا۔ اور نہ ان کے گھر کا چراغ گل ہوا ہے۔ وہ اسی روشنی میں ہیں۔ جو روشنی مسیح موعود کے وقت میں تھی۔ اور جو روشنی خلیفہ اول کے وقت میں تھی۔ وہ غم نہ کریں نہ گھبرائیں۔ ان کا دور منقطع نہیں ہوا۔ وہ اس کامل نور کی شعاعوں میں بیٹھے ہیں۔ ان کی نظروں کے سامنے وہی جلوہ ہے۔ وہ اسی منظر کو دیکھ رہے ہیں۔ جس منظر کو مسیح موعود اور خلیفہ اول نے قائم کیا تھا۔ جن کو دارالامان یا ارض حرم میں پہلا جلسہ نصیب ہوا ہے۔ وہ خوش قسمت ہیں وہ انہی قدموں پر ہیں جو قدم حضرت مسیح موعود کے ہیں اور جو قدم حضرت خلیفہ اول کے ہیں۔ کیونکہ وہ دیار محبوب کی گلیوں میں پھرتے ہیں۔ اور ان کو محبوب کی رفتار یاد آتی ہے۔ اور اس لئے وہ محبوب کے قریب ہیں۔ اور محبوب ان سے دُور نہیں وہ جو ارض حرم سے دُور ہیں۔ اور مسیح کے نام لیوا کہلاتے ہیں وہ قرب کے مقام سے اسی قدر دور ہیں۔ جس قدر دیار محبوب اور آثار محبوب سے دُور ہیں۔ ان کے دلوں کا احساس کم ہوتا جاتا ہے اور ہوتا جائے گا۔ کیونکہ ان کی نگاہیں دیار محبوب سے الگ ہو گئی ہیں۔ انہوں نے مقام مسیح پر کھڑا ہونا ترک کر دیا۔ مسیح کی روح اپنے مرکز میں ہے۔ اور وہ اس روح کو مرکز غیر اور محل غیر پر تلاش کر رہے ہیں۔ آؤ ہم سب ملکر دعا کریں۔ اے خدا تو بہکے ہوؤں کو پھر سمجھا۔ اور دیکھتوں کو دکھا۔ سنتوں کو سنا۔ ایسا ہو کہ وہ رجوع کریں تو تو رب الرحیم ہے۔ تو ہی ان کے رجوع پر رجوع برحمت فرمانا۔ اور اسے جدید فضل میں جو اس سلسلہ کے شامل حال ہوا ہے۔ انکو بھی شامل کر تاکہ وہ پھر اسی مقام مرکزی پر اکٹھے ہو جائیں تاکہ انکی وہی عزت ہو جو پہلے تھی ایسا ہو کہ جس طرح کل کی کل احمدی قوم ایک جگہ جمع ہو کر تیری پاک مسیح موعود کی روشوں کو درست کرتی تھی۔ اب بھی وہی وقت آوے تاکہ اس سلسلہ کے خدمت کرنے والے عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہوں۔

نظم اوّل برنگ دعا

پناہ درکار ہے ہم کو خدا کی / نہ شیطان الرجیم کج ادا کی
بھروسہ ہے فقط نام خدا کا / بڑا جو مہربان ہے رحم والا
بحمد آں کہ نام پاکش اللہ / صفات خود میں ہی وہ ذات یکتا
صفت سن لو وہ رب العالمیں ہے / ہر اک مخلوق سے بالاتریں ہے
پھر اک رحمان پیارا نام اس کا / ہے جاری جس سے فیض عام اس کا
رحیم بندگان مخلصیں ہے / پناہ انکو سوا اس کے نہیں ہے
تجھے ہے بندگی اللہ ہمارے / ترے مسکین بندے ہم ہیں سارے
مدد کر تو ہماری رب اعلیٰ / تو خود کر دے ہمارا بول بالا
چلا ہم کو براہ راست سبحان / عطا کر تو ہمیں فضل فراواں
ترے بندے ہیں جو مخلص حیا / عطا جن پر ہوئی تیری کریما
انہیں کی راہ پر ہم کو چلا تو / انہیں منعم علیہم میں ملا تو
ترا جن پر غضب اے مالک آیا / ہلاکت اور مصیبت میں پھنسایا
ہوئے گمراہ جو بھولے ہدیٰ کو / جو بیٹھے چھوڑ ہیں راہ صفا کو
ہمیں ان کی روش سے تو بچانا / نہ انکی راہ پر ہم کو چلانا

سکھایا تو نے خود ہے اس دعا کو
تو اب منظور کر اس التجا کو۔

عرض حسب حال

نہیں طاقت سوا تیرے کسی میں / کہ کام آوے کسی کی بے کسی میں
ہیں بے کس تو ہمارے کام آ تو / ہمارے کام خود تو نے بنانا
ہیں بیچارے تو خود کر چارہ سازی / ترے بندے ہیں کر بندہ نوازی
ہمارے کام میں تو یار ہو جا / جو بیڑا ہو جا تو بیڑا پار ہو جا
خدا ہے تو تری ہی سب خدائی / کہ ہے بندوں کی تو حاجت روائی
تری درگاہ ہے درگاہ عالی / نہیں جاتا یہاں سے کوئی خالی
عمل میں ہم بھلے ہیں یا برے ہیں / غرض جو کچھ کہ ہیں بندے ترے ہیں
بروں کو نیک کرنا کام تیرا / بڑا ہے تو بڑا ہے نام تیرا
زمین و آسماں کا تو ہے خالق / ہر اک مخلوق کا ہے تو ہی رازق
ہر اک جاں تجھ سے اے جان جہاں ہے / تو رب العالمیں ہے مہرباں ہے
ہو تجھ سے نیستی کا ہست کرنا / پھر اس ہستی کا بندوبست کرنا
تری ہر شے ہے اور تجھ سے ہے پیدا / یہ سب عالم کئے تو نے ہویدا
ہر اک شے تجھ سے پر تجھ سی نہیں ہے / ترا ثانی نہیں ممکن کہیں ہے
کروڑوں تو نے عالم ہیں بنائے / تو نے اپنی قدرت کے دکھائے
ہر اک لحظہ میں کیا کیا ہو رہا ہے / بگڑتا کیا ہے اور کیا بن رہا ہے
مرا ہے یاں وہاں کوئی جیا ہے / کسی کا گل کہیں جلتا دیا ہے
کسی گھر میں ہیں روتے اور رلاتے / کہیں شادی کے باجے ہیں بجاتے
کوئی بن باپ کا تاریک گھر ہے / کسی کی گود میں نور نظر ہے
کسی گھر میں کوئی بیوہ حزیں ہے / کہیں سرتاج ہے اور ماہ جبیں ہے
فراغت کب میسر ہے ہمیشہ / نہیں خطرہ سے خالی ہے یہ پیشہ
بنانا اس کو اور اس کو گرانا / یونہی چلتا ہے تیرا کارخانہ
بقا ہے آج جس کو کل فنا ہے / سدا باقی نہیں کوئی رہا ہے
ہر اک شے ہے یہاں کی آنی جانی / بڑھاپا آگیا گذری جوانی
خوشی اور غم میں دونوں آنے جانے / مبارک ہے وہی جو تجھ کو جانے
مبارک ہے وہی جو تجھ کو پائے / لگائے دل اگر تجھ سے لگائے
گنوا کر تجھ کو پھر کچھ اور پانا / مرے مالک یہ پانا ہے گنوانا
تجھے ہے جس کی خواہش وہ ہے تیرا / اگر تو ہے مرا سب کچھ ہے میرا
بھلا کر سب کو تجھ کو یاد کرنا / یہ ہے مرنا مگر جینا یہ مرنا
خس و خاشاک ہے شیشہ پہ پھیلا / غبار اور گرد سے رہتا ہے میلا
تو قلبی آپ کیسے راست آوے / یہ آئینہ کہاں چہرہ دکھاوے
الگ ہو غیر سے تجھ سے ملا ہو / تو پھر آئینۂ دل کی جلا ہو
پھر آئے آئینہ میں رونمائی / صفائی سے ہی ملجائے صفائی
ملا ان سے جو ہیں دل صاف والے / خدا کے واسطہ انصاف والے
تسلی دے تو کر ساماں الٰہی / مرے سینہ میں بھر دے روشنائی

ہر اک ظلمت کو مجھ سے دور رکھیو
مجھے ہر حال میں مسرور رکھیو

پورانے رفیقوں سے ایک دردمند دل کا خطاب

بسم اللہ ۔ نحمدہ و نصلی

خدا جانے ہے منظور خدا کیا / دکھایا ہے دکھائیگا وہ کیا کیا
سنو اے قادیاں سے جانیوالو / ہماری آگئی تھی ابتدا کیا
بچھڑنے کے لئے کیا ہم ملے تھے / مسیحا کا یہی تھا مدعا کیا
مسیح و مہدیٔ امت کی خاطر / اٹھائے ہمنے تھے جور و جفا کیا
کیا ترک وطن احمدؐ کو پاکر / نہ چھوڑے تھے عزیز و اقربا کیا
جو اپنے تھے وہ بیگانے بنے تھے / ہمیں غیروں سے تھا ہی واسطہ کیا
زمین قادیاں ارض حرم تھی / پسند آئی تھی یہ آب و ہوا کیا
نہ تھے دنیا کی دلچسپی کے ساماں / رہائش کا یہاں پر تھا مزا کیا

عقیدت خاص کیا تھی ان دونوں میں
میرے پیارے مسیح کے وہ اخلاص
بتا کر ابن مریم حق نے بھیجا
کسی کو اولین و آخرین سے
ولی ہوں۔ قطب ہوں اور غوث بھی ہوں
ملے ان کو کمالات بروزی
مگر ہم کو خدارا یہ بتا دو۔
نبی اللہ محمدؐ نے پکارا۔
محمدؐ نے دکھائی شانِ احمدؑ
میری احمدؐ کی امت میں ہے اک شان
ثنا خواں اس کے خود ہیں غوث و اقطاب
یہی وقت ہے از روزِ میثاق
وہ جس خدمت پہ ہو مامور حق سے
پئے تصدیق دعوئِ مسیحا
مقام اوبہیں از روئے تحقیر
یہ سب کچھ مان کر اب کیوں ہی انکار
نہ چھوڑو رسم احمدؑ کو نہ چھوڑو
میرے عیسٰی و مہدی کا ہی اک نام
محمدؐ نے کہ جس کو پکارا
مسیحا کی خصوصیت نہیں جب۔
تحفت قادیاں کی ہی کہ جو ہے
یہی قادی کہ جو دارالاماں ہے
یہ جلوہ گاہِ انوارِ خدا ہے
خلافت کا بنا کر اک بہانہ
خلافت کرکے قائم نور دین نے
خلافت جبکہ قائم ہو چکی ہے
وصیت کر گئے صدیقِ ثانی
سمجھتے ہو اسے پیروں کی گدی
ذرا تم قادیاں میں آ کے دیکھو
مسیحا کا وہی ہے کارخانہ
یہاں جاری رہی ہو درس قرآن
ہے تعلیم حدیث پاک نبوی
میاں محمود ہے خلفِ مسیحا
لیا صحبت میں نور الدین نے جس کو
نہیں کیا وہ بشیر الدین محمود

بتا دوں اس کا اب میں ماجرا کیا
کلام اس کے تھے ان میں دلربا کیا
نبی اللہ نہیں وہ بن گیا کیا؟
ملا امت میں ہے پھر مرتبہ کیا
کسی کی شان میں ہم کو گلہ کیا
کوئی رو کے بھلا حق کی عطا کیا
کہ ان میں ابن مریم کوئی تھا کیا
نبوت کی نہیں بخشی قبا کیا۔
کہیں گے ہم نہ کیوں یہ برملا کیا
مقابل اس کے ہو کوئی کھڑا کیا
نہیں محبوب اس کا میرزا کیا
کوئی اس سے کریگا اب ابا کیا
نہیں وہ ہے مقام انبیاء کیا
نہیں شاہد ہوئی ارض و سما کیا
گئے ہیں انبیاء نے ناز کیا کیا
گیا گذرا ہوا قہم و ذکا کیا
ملے گا تمھیں ایمان سے مزا کیا
جہاں میں ہوگا نام اب دوسرا کیا
مسیحا کا نہیں دولت سرا کیا
تو یا تی سلسلہ میں پھر رہا کیا
نہیں ہم کر چکے تھے فیصلہ کیا
خلافت اس میں ہمارا آ چکا کیا
بھلا لاہور سے ہے مدعا کیا
ہے ڈالا سلسلہ میں تفرقہ کیا
وصیت کو نہیں سمجھا دیا کیا
خلیفہ ایک کیا پھر دوسرا کیا
تو پھر خفص عمر سے ہی ڈرا کیا
خدا جانے اس سے مدعا کیا
ہے کاروبار کن کا تذکرہ کیا
وہی لنگر نہیں وہ مدرسہ کیا
نہیں ہے گلشن قرآں کھلا کیا
نہیں ہے نور دین کی ابتلاء کیا
نہیں وہ پاک گود میں پلا کیا
نہیں شاگرد نور با صفا کیا
بشارت کا نہیں وہ مدعا کیا

نہیں یہ نام احمدؐ نے پکارا؟
محبت کو ذرا دل میں جگہ دو
نظر آئے گی آخر شان ربی
مسیحا کی محبت کو نہ بھولو
پیا ہے جام محبت

نہیں اسکو کیا خود رونما کیا؟
تو پھر کھلتا ہے دیکھو ماجرا کیا
حجاب آخر اٹھائے گا وہ کیا کیا
اٹھائے تھے تمہارے ناز کیا کیا
بتائے کیا کہ اس کو ہے ملا کیا

خاکسار میر حامد شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے

یکم جنوری ۱۹۱۵ء کو دیا

حضور نے سورہ فاتحۃ الکتاب پڑھ کر فرمایا ۔

سب سے مشکل کام دنیا میں بہت سے مشکل کام بھی ہوتے ہیں اور بہت سے آسان بھی ہوتے ہیں لیکن تمام مشکل کاموں سے بڑا مشکل کام دلوں کو فتح کرنا ہوتا ہے کیونکہ دوسرے کے دل پر کسی کا قبضہ و تصرف نہیں ہوتا ۔

دل کس کے قبضہ میں ہیں دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ گذرے ہیں۔ جنہوں نے تلوار کے زور سے ملکوں کے ملک فتح کر لئے۔ اور وہ فتوحات پر فتوحات حاصل کرتے چلے گئے۔ لیکن کسی کو ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ ہوئی۔ لیکن باوجود اتنی فتوحات کے وہ دلوں پر قابض نہ ہو سکے۔ اور وہ دلوں پر فتح نہ حاصل کر سکے۔ ذرا ان سے سستی ہوئی۔ ادھر ملک میں بغاوت شروع ہو گئی۔ اگر بغاوت نہیں ہوئی۔ تو بھی ان کے ماننے والوں نے ان کی اطاعت تلوار کے ڈر سے کی ۔

لیکن اللہ تعالےٰ کے ماننے والوں کی اطاعت لوگ تلوار کے ڈر سے نہیں۔ بلکہ دل سے کرتے ہیں۔ بعض لوگ دنیا میں سچے دوست کی تلاش میں ہزارہا ہزار روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ مگر انہیں کوئی سچا دوست نہیں ملتا۔ اور بعض انسانوں پر بعض لوگ ہزارہا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ لیکن وقت پر وہ ان سے جدا ہو جاتے ہیں ۔

خدا کی حکومت دلوں پر ہے۔ دنیا کے لوگوں کی حکومت صرف جسموں پر ہے۔ اس لئے جو آدمی خدا کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ دل اس کے قبضہ میں دیدیتا ہے۔ دیکھو یا تو انسان ایسا کمزور ہوتا ہے۔ کہ ایک دل کا بھی اپنے قبضہ میں کرنا اس کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ یا پھر جب وہ خدا سے تعلق پیدا کرے۔ اور خدا کی طرف سے اسے کھڑا کیا جائے تو ہزاروں ہزار دل اللہ تعالیٰ اس کے ماتحت کر دیتا ہے ۔

دلوں کا فاتح دنیا میں سلطنت کے لحاظ سے بڑے بڑے بادشاہ اور دولت مند امیر اور عالم۔ طاقت اور قوت کے لحاظ سے بڑے قوی اور عقل و دانش کے لحاظ سے بڑے بڑے عقلمند لوگ موجود ہیں۔ لیکن باوجود ان تمام کے اگر دلوں پر کسی کو حکومت ملی۔ تو تمام دنیا میں سے ہندوستان کے ایک گوشہ میں ایک گمنام بستی میں رہنے والے **مرزا غلام احمدؑ** کو ہی ملی ۔

یہ کونسی طاقت تھی۔ جس نے تمام دنیا میں سے ایک ایسے دل کو تلاش کیا۔ جو گمنامی کے گوشہ میں تھا۔ وہ کوئی دولتمند نہ تھا۔ وہ مشہور عالموں میں سے نہ تھا۔ وہ دنیاوی بادشاہ نہ تھا۔ اس کا نام مشہور نہ تھا۔ اور وہ دنیاوی دولت کے لحاظ سے بڑا نہ تھا۔ لیکن آسمان سے آواز آئی۔ کہ میں اب اس کو حکومت دیتا ہوں ۔

جیسے گڈریئے کی آواز پر بھیڑیں اس کے گرد جمع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح خدا کی طرف سے ایک آواز آئی۔ اور نیک دل رکھنے والے لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے ۔

کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت بھی کی۔ مگر اسکا کچھ بگاڑ نہ سکے۔ بلکہ اپنا ہی نقصان کیا۔ اور کہنے والوں نے یہ بھی کہا۔ کہ بس یہ سلسلہ اس کی (حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی) زندگی تک ہے ۔ پھر یہ کھیل ختم ہو جائیگا۔ اور یہ سلسلہ نابود ہو جائیگا لیکن خدا نے جس کی طرف سے وہ آیا تھا۔ دشمنوں کو شرمندہ کیا۔ اور بتلا دیا۔ کہ دلوں کی حکومت انسانوں کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہم تو زندہ ہیں۔ دشمن سلسلہ کی تباہی کے منتظر تھے۔ لیکن خدا نے ان کی آنکھوں میں خاک جھونک دی۔ اور بتلا دیا۔ کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے۔ دشمنوں نے پھر کہا۔ کہ ہم نہیں کہتے تھے کہ مرزا نے اپنے پاس مولوی چھپا کر رکھے ہوئے ہیں۔ اور وہی سب کچھ کر رہے ہیں۔ بس اب یہ سلسلہ مولوی نور الدین (رضی اللہ عنہ)

کی زندگی تک ہی ہے۔ ان کی آنکھ بند کرنے کی دیر ہے بس پھر تباہ ہو جائیگا۔ یہ بات صرف لوگوں کے دلوں میں نہ تھی بلکہ اسے اخباروں اور رسالوں میں چھاپا گیا۔ اور میں نے خود پڑھا۔ کہ یہ سلسلہ بس مولوی صاحب کی زندگی تک ہے دنیا میں کونسا انسان ایسا ہو سکتا ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے

- - - - - - - -

زندہ رہے۔ نبی کریم صلعم جیسا عظیم الشان انسان فوت ہو گیا۔ اب تک مسیح ناصری کو لوگوں نے زندہ رکھا ہوا تھا۔ اسے بھی نبی عربی صلعم نے آکر فوت شدہ ثابت کر دیا۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیح بھی وفات پا گئے۔ اور جیسا خدا نے پہلے سے بتلا دیا تھا۔ کہ دنیا کا بھی ایک وار نکلا۔ دشمنوں کو اب پھر موقعہ مل گیا۔ اور انھوں نے خیال کیا۔ کہ اب یہ جماعت بکھر جائیگی ۔

دو قسم کے لوگ

ہندوستان میں دو قسم کے لوگ تھے ایک وہ جو علما و عوام کے طرفدار تھے اور دوسرے وہ جو انگریزی خوانوں کے حامی تھے۔

حضرت مسیح موعود ؑ کی وفات پر لوگوں نے کہا۔ کہ مولوی نور الدین ؓ (حضرت خلیفۃ المسیح ؑ) کے سبب یہ سلسلہ قایم تھا لیکن جب وہ بھی رحلت فرما گئے۔ تو لوگوں نے کہا۔ کہ اس جماعت میں بعض انگریزی خوان ہیں۔ انہی کے سہارے یہ سب کام ہوں گے۔

چونکہ خدا نے چاہا۔ کہ اس زمانہ میں شرک مٹے اور توحید قایم ہو۔ اور اسلام روشن ہو۔ دشمن نے چاہا۔ کہ اپنے خیالات اور اپنے منہ کی پھونکوں کے ساتھ اس روشنی کو بجھا دے۔ لیکن خدا نے جس کی طرف سے یہ سلسلہ تھا اسے محفوظ رکھا۔ اور دشمن ناکام رہا۔ ان انگریزی خوانوں کو جن کے سہارے اس سلسلہ کا قایم رہنا سمجھا جاتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے نکال کر پھر دکھا دیا۔ کہ ہم اس کے قایم رکھنے والے ہیں اور کوئی نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ جماعت میں خطرناک زلزلہ آیا۔ لیکن اس خدا کی بنائی ہوئی عمارت پر کوئی غالب نہ آسکا۔ اور یہ عمارت زلازل سے محفوظ رہی۔

یوں بھی تو تفرقہ دور ہو چکا تھا۔ لیکن خدا نے جلسہ سالانہ پر دکھلا دیا۔ کہ جماعت ٹوٹی نہیں۔ بلکہ اور خدا تعالیٰ نے اسے مضبوط کر دیا ۔

مجھے یقین ہے۔ اور خدا نے یہ قبل بھی مجھ کو [illegible] ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کیا۔ یا نار کونی بردا وسلاما۔ وہ آگ بجھ گئی۔ اور خدا تعالیٰ اسے بجھاتا رہیگا۔ اور کوئی تم میں تفرقہ نہیں ڈال سکے گا۔ کیونکہ دلوں کی حکومت خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

میں نے سورہ فاتحہ اس لئے پڑھی ہے۔ کہ اس کی ابتدا ہی الحمد للہ سے کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم۔ تم اگر شکر کرو گے۔ تو میں تمہیں بیش از پیش نعمتیں دوں گا۔ اور تم پر ایک سے ایک بڑھ کر انعام کروں گا ۔

تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو۔ تو یہ جو کچھ تھوڑا سا تفرقہ رہ گیا ہے۔ یہ بھی جلدی ہی دور ہو سکتا ہے۔ وہ دن آتے ہیں۔ اور وہ بعید نہیں ہیں۔

صرف ایک دو سال اور ہیں کہ یہ سب مشکلات دور ہو جائیں گی۔ صرف دو سال مشکلات کے اور ہیں۔ اور جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ تیسرا سال ایسا آنے والا ہے۔ کہ جماعت کے لوگ بڑی بڑی کامیابیاں دیکھیں گے۔ پس آؤ! سب ملکر دعا کریں۔ الحمد للہ رب العلمین۔ الٰہی آپ بڑی خوبیوں والے ہیں۔ الرحمٰن۔ بڑے رحمٰن ہیں۔ ہم نے کیا کام کیا۔ اور ہم نے کیا کیا۔ ہم کس طرح لوگوں کے دلوں سے کفر کو نکال سکتے تھے یہ سب آپ ہی کا رحم اور فضل تھا۔ الرحیم۔ اگر ہم نے کوئی کوشش کی۔ تو آپ نے اس کا عمدہ سے عمدہ پھل دیا۔ اور اسے ضائع نہیں جانے دیا۔ آپ مالک یوم الدین ہیں۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جو کچھ ہم نے کیا وہ آپ ہی کا فضل تھا۔ کہ ہم نے کیا۔ آئندہ بھی ہم آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ آپ ہی ہمیں مدد دیں۔ تو ہم کچھ کر سکتے ہیں۔

اھدنا الصراط المستقیم۔ آپ ہی ہماری رہنمائی کریں۔ اور اپنے مقصود تک پہنچائیں۔

صراط الذین انعمت علیھم۔ پیاری نظریں آپ ہی پر ہیں۔ آپ کے پاس ہی صداقت ہے ہم آپ سے صداقت کے طالب ہیں۔ پس ہمیں صداقت دیجئے تاکہ ہم صادقوں کی راہ پر چلیں۔

غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ ایسا کبھی نہ ہو۔ کہ آپ ہم پر ناراض ہو جائیں اور ناراضگی ہو کر ہم سے یہ نعمت چھین لیں۔ اور نہ ہی ایسا ہو۔ کہ ہم اسے چھوڑ دیں ۔

(آمین یارب العلمین)

نادر تحفہ

ہمارے پاس بہت نفیس مصر کے طبع شدہ قرآن کریم اور حمائلیں اور صحیح بخاری موجود ہیں۔ جو حال ہی میں خاص مصر سے منگوائی گئی ہیں۔ شائقین کو جسقدر مطلوب ہوں جلد درخواستیں بھیجدیں۔ بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ قیمت میں بھی رعائیت کر دی ہے ۔

حمائل شریف بہت ہی نفیس خط اور اعلیٰ جلد قیمت (عہ/)

حمائل شریف بہت پرانی طرز کا خط دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ (عہ/)

حمائل شریف خط عمدہ کاغذ بھی اچھا ہے۔ (عہ/)

بخاری شریف عمدہ خط اور کاغذ بھی عام کتابوں سے اچھا ہے۔ اگر براہ راست ایک دو کتابیں مصر یا بمبئی سے منگوائی جائیں۔ تو چار روپے سے کم خرچ نہیں ہوگا۔ ہم نے صرف ہیے قیمت رکھی ہے ۔

درخواستیں بنام۔ ن۔ ا۔ دفتر اخبار الفضل قادیان ہوں ۔

مرہم عیسیٰ

کیا ہی ایک نادر نسخہ ہے۔ جسے زمانہ کے ہر فاضل طبیب نے آزمایا۔ اور اس کی عمدہ تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا۔ تم بھی ضرور آزماؤ۔ کیونکہ یہ مرہم ایک بزرگ نبی مسیح ؑ کی یادگار ہے جو ہر قسم کے زخموں جراحتوں۔ چوٹوں۔ جلدی بیماریوں۔ اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے۔ پھنسیوں۔ ناسوروں۔ ورموں۔ اور خنازیر سرطان۔ طاعون۔ گھاؤ گنج۔ خارش بواسیر۔ جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے۔ وغیرہ وغیرہ کے لئے خصوصیت کے لئے شفا اور لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ار۔ کلاں عہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔ دفتر الفضل سے طلب فرماویں ۔

جنازہ غائب:۔ منشی سید احمد حسین صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ سونگراہ بتاریخ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۴ء ریل انجن سے جل جانیسے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں ۔